حاصل کرکے نہ صرف اس ادارہ کی عظمت رفتہ کو بحال کرے بلکہ نفاذِ اسلام کےلئے اس کی تجاویز و سفارشات سے استفادہ کرتے ہوئے قیامِ پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کرے۔

احمدی نہیں، ''قادیانی''....... فیصلہ کے باوجود نوٹیفیکیشن جاری نہیں ہوا

گزشتہ ماہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوت نے مسلسل احتجاج و مظاہرہ اور حکام سے ملاقاتوں کے بعد حکومت سے اس فیصلہ کو واپس لینے کا مطالبہ منظور کرایا تھا۔ کہ ''پاسپورٹ پر قادیانی اپنے آپ کو احمدی لکھ سکتے ہیں'' گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے صدرِ مملکت سے مشورہ کے بعد مجلس عمل کے وفد کو بتایا تھا کہ آپ کا مطالبہ منظور کرلیا گیا ہے۔ میں نوٹیفکیشن جاری کردوں گا کہ قادیانی اپنے آپ کو احمدی نہ لکھیں بلکہ قادیانی یا لاہوری گروپ ہی لکھیں۔ مگر اب تک حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا جو حسبِ روایت کسی مسئلہ کو سرد خانے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب اپنے سابقہ نوٹیفیکیشن کو واپس لے کر نیا حکم نامہ جاری کرے۔ یہ مسئلہ ان ہتھکنڈوں سے سرد نہیں پڑے گا بلکہ اور گرم ہوگا اور حکومت کےلئے مشکلات کھڑی ہوں گی۔ اگر ایک ماہ کے اندر اندر اس مسئلہ کو حل نہیں کیا جاتا تو کل جماعتی مجلس عمل نیا لائحہ العمل تیار کرے گی۔

جمعہ کی بجائے اتوار کی چھٹی:

وزیراعظم نے ملک کے سرکاری اور تجارتی اداروں کے لئے جمعہ کی بجائے اتوار کی ہفتہ وار چھٹی کا فیصلہ کیا ہے اور بھٹو دور میں ہونے والی جمعہ کی چھٹی ختم کردی ہے۔ اس فیصلہ پر جماعت اسلامی اور بعض دیگر مذہبی جماعتیں خواہ مخواہ جزبز ہورہی ہیں اور اسے ایک اسلامی اور شرعی مسئلہ بنا کر پیش کررہی ہیں حالاں کہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ اسلام میں چھٹی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ مسٹر بھٹو نے قومی اتحاد کی تحریک کے اثرات کو زائل کرنے کی جو آخری ناکام کوشش کی تھی اس میں جمعہ کی چھٹی کا ''کارنامہ'' بھی تھا۔ جبکہ اسکا کسی نے مطالبہ بھی نہیں کیا تھا۔ اگر اتوار کی چھٹی سے ملک کی اقتصادی و معاشی صورت حال بہتر ہوتی ہے تو یہ اچھا فیصلہ ہے۔ یہ ایک معروضی مسئلہ ہے، اسلامی نہیں۔ جو لوگ صرف اس مسئلہ پر شور مچا کر انتخابات میں مسخ ہونے والے اپنے شخصی و جماعتی وقار کو بحال کرنا چاہتے ہیں انہیں اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ انہیں چاہیئے کہ اپنا وقت اور طاقت ملک میں امر بالمعروف، نہی عن المنکر کے قیام، امن وامان کی بہتری اور ملکی ترقی پر صرف کریں۔